کُچھ بھي نہ بچايا اپنے ليئے اُمّة کو بچانے والے نے

کُچھ بھي نہ بچايا اپنے ليئے اُمّة کو بچانے والے نے
سجدے ميں جھُکادي پيشاني سر اپنا کٹانے والے نے
تقدير کي ٹھوکر بھي کھائي گھر اپنا لُٹانے والے نے
کَيا صبر کِيا کَيا شکر کِيا اکبر کو اُٹھانے والے نے
جھولے سے بدل کر گودي ميں گودي سے بدل کر تُربة ميں
کِس طرح بنائي ننھي لحد اصغر کو سُلانے والے نے
پاني بھي بہا خون بھي برسا شانے بھي کٹے زخمي بھي ھوئے
دل کر دِيا تيرو سے چھلني مشکيزه بچانے والے نے
خيمون ميں اُجالا غرق ھوا اشکون ميں ستارے ڈوب گئے
عاشور کي شب کيا کچھ نہ کيا شمع کو بُجھانے والے نے
قسمة نے جگايا اصغر کو پہچان لي بابا کي آواز
جھولے کو تڑپ کر چھُوڑ دِيا ميدان ميں جانے والے نے
کوفے کي فِضائيں کانپ اُٹھي نيزے نے نظر نيچي کرلي

بے پردہ جو دیکھا زینب کو قرآن سُنانے والے نے

چنگاریا جلتے خیموں کي اور اُس پہ مریض کي تکلیفے

سجّاد کي حالت کب دیکھي زنجیر پھنانے والے نے

برچھي کي چمک بھي بھول گئے اکبر کي اجل بھي بھول گئے

زینب کو اُٹھائي اپني عبا پردے کو بچانے والے نے

ایمان کي کشِش جب تیز ھوئي روکے سے بھلا حُر کیا رُکتے

باطل کي طرف سے منھ موڑا فردوس میں جانے والے نے

ھر گام پہ ھر ھر منزل پر معبود کا رن میں شکر کیا

میدانِ ستم سے خیمے تک بے شیر کو لانے والے نے

اے فضل خدا کي مرضي سے عاشور کي جلتي ریتي پر

بکھرا دیا دانے کو تسبیح بنانے والے نے

❋❋❋❋❋